قرآن

سیکھنے سکھانے کے فضائل

24-June-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہیے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاءَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاِسْمِہٖ وَاِسْمِ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْكَ

بے شک اللہ پاک نے ایک فِرشتہ میری قَبْر پر مُقَرَّر فرمایا ہے، جسے تمام مخلوق

کی آوازیں سُننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اُس کا اور اُس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے، (کہ) فُلاں بن فُلاں نے آپ پر یہ دُرودِ پاک پڑھا ہے۔ (مجمع الزوائد، کتلب الادعیة، باب فی الصلاة علی النبی... الخ، ۱۰/۲۵۱، حدیث: ۱۷۲۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "قرآن سیکھنے سکھانے کے فضائل"، جس میں ہم صحابۂ کرام کے قرآن سکھانے کے واقعات، قرآنِ کریم سیکھنے والوں کے حلقے، قرآنِ کریم سکھانے کا ثواب، احکامِ قرآن پر عمل نہ کرنے کا اُخرَوِی نقصان، قرآن وحدیث میں بیان کردہ تلاوت کرنے والوں کے فضائل، تلاوتِ قرآن کے تعلق سے بزرگانِ دین کے واقعات اور بہت

---

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

سے عمدہ نکات سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔اللہ کرے سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

گورنری پر تعلیمِ قرآنِ پاک کو ترجیح دی

اَمِیْرُالْمُؤمِنِین حضرت عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دَورِ خِلَافَت میں جب مُلکِ شام (Syria) فَتح ہوا تو حضرت یزید بن ابو سُفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت فاروقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو خط (Letter) لکھا کہ شامیوں کی کَثْرت کے باعث کئی شہر آباد ہو گئے ہیں، یہاں ایسے لوگوں کی بہت زیادہ ضَرورت ہے، جو انہیں قرآنِ پاک کی تعلیم دیں اور ضَروری دِینی مسائل سمجھائیں، لہٰذا آپ ایسے اَفراد کے ذریعے میری مَدد فرمائیں جو پڑھانے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ چنانچہ اس عظیم کام کے لئے دو 2 صحابۂ کِرام یعنی حضرت مُعاذ بن جبل اور حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا نے خود کو پیش فرمایا،[(1)] مگر جب ان کے ساتھ حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اَمِیْرُالْمُؤمِنِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مدینے شریف چھوڑ کر مُلکِ شام جانے کی اِجازَت طَلَب کی، تو آپ نہ مانے، پھر حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے اِصْرَار پر اس شَرط کے ساتھ جانے کی اِجازَت دی کہ وہاں کے گورنر بن جائیں لیکن حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے گورنر بننا بھی قبول نہ کیا اور عَرض کی: میں تو شام اس لئے جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے لوگوں کو اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتیں سکھاؤں اور انہیں سنت کے مُطابق نماز

1 ۔۔۔ طبقات ابن سعد، ذکر من جمع القرآن علی عہد رسول اللہ، ۲/ ۲۷۲ ملتقطا

پڑھاؤں۔چنانچہ آپ کا نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ دیکھ کر اَمِیرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مزید انکار نہ فرما سکے اور آخِر کار انہیں جانے کی اِجازَت عَطا فرما دی۔[1]

روانگی سے پہلے حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِن تینوں حضرات سے اِرشاد فرمایا: حمص شہر سے اِبتدا کیجئے گا،وہاں آپ لوگوں کی طبیعتیں مختلف(Different) پائیں گے،مثلاً کچھ لوگ بہت جلد قرآن کی تعلیم حاصِل کرلیں گے۔جب آپ دیکھیں کہ لوگ آسانی سے تعلیم حاصِل کررہے ہیں تو ایک فرد اُن کے پاس ٹھہر جائے، ایک دِمَشْق جبکہ تیسرا فلسطین چلا جائے۔لہٰذا یہ تینوں حضرات حمص تشریف لائے اور اتنا عرصہ وہاں رہے کہ ان لوگوں کی تعلیم پر اطمینان ہوگیا۔حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہیں ٹھہر گئے،حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِمَشْق کی طرف چلے گئے جبکہ حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فلسطین کی طرف تشریف لے گئے۔[2]

شام والوں پر سب سے بڑا احسان

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! مشہور صحابیِ رسول حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دِل میں لوگوں کو قرآنِ کریم کی تعلیم سے آراستہ کرنے اور سُنّتیں سکھانے کا کیسا زبردست جذبہ موجود تھا کہ ان کاموں کے لئے مدینۂ مُنَوَّرہ کی پُربہار فضاؤں کو چھوڑ کر شام(Syria) کا سفر اختیار کیا۔اگرچہ نیکی کی دَعْوَت اور فیضانِ قرآن کو عام کرنے

1...تاریخ ابن عساکر،رقم:۵۴۶۴،عویمر بن زید بن قیس،۱۳۵/۴۷

2...طبقات ابن سعد،ذکر من جمع القرآن علی عهد رسول اللّٰه،۲۷۲/۲ ملتقطا

میں دیگر صحابۂ کِرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کرتے تھے مگر حضرت اَبو دَرۡدَاء رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ وہ ہستی ہیں جنہوں نے شام کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا، چنانچہ

قرآنِ کریم سیکھنے والوں کے حلقے

جامع مسجد دِمَشۡق میں نمازِ فجر کے بعد روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ حضرت اَبو دَرۡدَاء رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآنِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ حضرت اَبو دَرۡدَاء رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ نے لوگوں کی کَثرت کی بِنا پر 10،10 اَفراد پر مشتمل حلقے بنا رکھے تھے جن پر ایک ایک نگران و ذِمّہ دار مُقرّر تھا۔وہ نگران ان کو پڑھاتا اور حضرت اَبو دَرۡدَاء رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ محراب میں کھڑے ہو کر سب کی نگرانی فرمایا کرتے، جب کوئی شخص غلطی (Mistake) کرتا تو حلقے کا نگران اس کی اصلاح کرتا اور جب کوئی حلقے کا نگران غلطی کرتا دکھائی دیتا تو حضرت اَبو دَرۡدَاء رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ اس کی اصلاح فرماتے۔ ایک بار حضرت اَبو دَرۡدَاء رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ نے اپنے ایک شاگرد کو قرآنِ کریم پڑھنے والوں کی تعداد شمار کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا، اس وَقت پڑھنے والے لوگوں کو شمار کیا گیا تو ان کی تعداد 1600 سے کچھ زائد تھی۔ یہ سلسلہ اس کامیابی سے جاری رہا حتّٰی کہ حضرت اَبو دَرۡدَاء رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ کے وِصَال کے بعد آپ کے ایک محنتی شاگرد حضرت اِبنِ عامِر رَحۡمَةُ اللهِ عَلَيۡه نے یہ ذِمّہ داری نِبھائی۔[1]

اسی طرح حضرت ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ عَنۡهُ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ

---

1 ۔۔۔معرفة القراء الکبار، ابو الدرداء، ۱/۱۲۵ مفهوما

آپ حضورِ انور، نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر لَبَّیْك کہتے ہوئے لوگوں کو قرآن سکھانے کے لئے یمن تشریف لے گئے تھے۔[1] اس کے بعد حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دورِ خلافت میں اُن کے حکم پر حضرت ابو موسیٰ اَشعری بصرہ جاکر قرآن و سنت سکھانے میں مشغول رہے۔[2] حضرت ابورَجاءعُطَارِدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اَشعری بصرہ کی اس مسجد میں ہمارے پاس (قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کے) حلقوں میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ گویا میں اس وَقت بھی اِنہیں ملاحظہ کر رہا ہوں کہ وہ دو سفید چادریں پہنے مجھے قرآنِ کریم پڑھا رہے ہیں۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعات سے ہمیں چند باتیں سیکھنے کو ملیں:

(1) جب کسی کو کوئی ذِمّہ داری دی جائے تو پہلے اس کی تربیت بھی کی جائے تاکہ کم وَقت میں اچھے نتائج ظاہر ہوں جیسا کہ اَمِیْرُ الْمُؤمِنِین حضرت عُمَر فَارُوقِ اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو تعلیمِ قرآنِ پاک کے لئے روانہ کرنے سے پہلے جلد اور بہتر نتائج کے حُصُول کے لئے ان کی تربیت فرمائی۔

(2) مسلمانوں کو سنت کے مطابق نماز پڑھانا صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی پیاری پیاری سنت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے شعبے

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، ابوموسیٰ الاشعری، ۱/۳۲۲، رقم: ۸۵۳ ماخوذا

2 ... دارمی، المقدمۃ، البلاغ عن رسول اللّٰہ وتعلیم السنن، ۱/۱۴۹، حدیث: ۵۶۰ ماخوذا

3 ... حلیۃ الاولیاء، ابوموسیٰ الاشعری، ۱/۳۲۲، رقم: ۸۵۴

خدام المُساجد والمدارس کے تحت بے شمار مساجد قائم ہیں، جن میں دعوتِ اسلامی سے وابستہ کئی عاشقانِ رسول امامت کے فرائض سرانجام دے کر مسلمانوں کو سنت کے مطابق نمازیں پڑھانے میں مصروف ہیں، لہٰذا اگر کسی اسلامی بھائی کے اندر امامت کی صلاحیت و شرائط پائی جائیں اسے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اِمامت کی سعادت حاصل کرنی چاہئے۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہ احادیثِ کریمہ میں امامت کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ آیئے !ترغیب کے لئے دو فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنئے، چنانچہ

اِمامت کے فضائل

(1)ارشاد فرمایا: میں جنت میں گیا،اُس میں موتی کے گنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔پوچھا: اے جبرئیل! یہ کس کے واسطے ہیں؟ عَرض کی: آپ کی اُمّت کے مُؤَذِّنوں اور اماموں کیلئے۔[1]

(2)ارشاد فرمایا: جس نے پانچوں نمازوں کی اذان ایمان کی بِنا پر ثواب کی نیت سے کہی اس کے جو گناہ پہلے ہوئے ہیں مُعاف ہو جائیں گے اور جو ایمان کی بنا پر ثواب کیلئے اپنے ساتھیوں کی پانچ نمازوں میں امامت کرے اس کے گناہ جو پہلے ہوئے ہیں مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

امامت کے مسائل و شرائط جاننے کے لئے بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 3 کے صفحہ نمبر 560 تا574 کا مطالعہ فرمایئے۔عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی

1...جامع صغیر، ص ۲۵۵، حدیث: ۴۱۷۹

2...سنن کبریٰ للبیھقی، کتاب الصلاۃ، باب الترغیب فی الاذان، ۱/ ۶۳۲، حدیث ۲۰۳۹

کے ”**شعبہ مَدَنی کورسز**“ کے تحت 126 دن کا امامت کورس بھی کروایا جاتا ہے۔اس کورس کی معلومات کے لئے شعبہ مَدَنی کورسز کے ذمہ داران سے رابطہ کیجئے۔

(3)صحابۂ کرام دین اور تعلیمِ قرآن کی خاطر ہر وقت، ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔لیکن افسوس!اب دین کی خاطر قربانی دینے کا جذبہ کمزور ہوتا جارہاہے،ہم میں سے کئی ایسے ہوں گے جنہیں درست قرآن کریم پڑھنا آتا ہو گا مگر آہ!دوسروں کو پڑھانے کی بات کی جائے تو مصروفیات آڑے آجاتی ہیں۔وہ حضرات تو دوسرے ملکوں اور شہروں کا سفر کرکے بھی قرآنِ کریم سکھانے تشریف لے جاتے تھے، مگر ہم ہیں کہ جو اپنے علاقے کی قریبی مسجد میں لگنے والے مدرسۃ المدینہ بالغان میں چند منٹس بھی دینے کے لئے تیار نہیں؟،ہمارے گھر، گلی، محلوں، دکانوں، فیکٹریوں اور اداروں میں کئی ایسے افراد ہوں گے جنہیں دیکھ کر بھی قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا،یوں ہی کثیر لوگ درست قواعد و مخارِج سے قرآنِ کریم پڑھنا نہیں جانتے ہوں گے،لہٰذا سستی بھگایئے، ہمت کیجئے!مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا کیجئے اور انہیں بھی قرآنِ کریم سکھانے کے لئے کمربستہ ہو جایئے۔پورا قرآنِ پاک کسی کو پڑھانے اور سکھانے کے اجر و ثواب کے تو کیا کہنے؟ایک آیت بھی اگر کسی کو سکھا دی جائے تو اس پر بھی بے مثال اجر و ثواب ہے۔آیئے!اس بارے میں 4 فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں، چنانچہ

قرآنِ پاک سکھانے کا ثواب

(1)ارشاد فرمایا:جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنت سکھائی قِیامت کے دن اللہ کریم اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر

ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔[1]

(2)ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا(Double)ثواب ہے۔[2]

(3)ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ عظیم کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔[3]

(4)ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قرآن شریف اس کی شفاعت کرے گا اور جنت میں لے جائے گا۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ احادیثِ مبارکہ میں جہاں قرآنِ کریم سیکھنے اور سکھانے والوں کی شان اُجاگر ہوئی، وہیں یہ نکتہ بھی سامنے آیا کہ قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ عموماً بعض لوگ قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کی سعادت پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن قرآنی تعلیمات پر ان کا عمل نہیں ہوتا۔ قرآنِ کریم کے احکام پر عمل نہ کرنے کے کیا کیا نقصانات سامنے آتے ہیں آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

1…جمع الجوامع، ۷/۲۰۹، حدیث:۲۲۴۵۴

2…جمع الجوامع، ۷/۲۰۹، حدیث:۲۲۴۵۵

3…جمع الجوامع، ۷/۲۰۹، حدیث:۲۲۴۵۶

4…تاریخ ابنِ عساکر، رقم:۴۷۳۴، عقیل بن احمد…الخ، ۴۱/۳

تفسیر صراط الجنان میں لکھا ہے، جس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی خراب ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جزدان و غلاف کی زینت بنا کر اور دکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے۔ تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ربِّ کریم نے اس کتاب میں کیا کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مقدّس کتاب کو سینے سے لگا کر عزیز سمجھے رکھا اور اس کے دستور و قوانین اور احکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں کے دل مسلمانوں کا نام سن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے قرآنِ عظیم کے احکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دنیا بھر میں ذلیل و خوار اور اغیار کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں۔

قرآنِ کریم کے احکام پر عمل نہ کرنے کا دنیوی نقصان تو اپنی جگہ، اُخروی نقصان بھی انتہائی شدید ہے، چنانچہ

اَحکامِ قرآن پر عمل نہ کرنے کا اُخروی نقصان

حضرت عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت مقبول ہے، جس نے (اس کے احکامات پر عمل کر کے) اسے اپنے سامنے رکھا تو یہ اسے پکڑ کر جنت کی طرف لے جائے گا اور جس نے (اس کے احکامات کی خلاف ورزی کر کے) اسے اپنے پیچھے

رکھا تو یہ اسے ہانک کر جہنم کی طرف لے جائے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! عموماً آج دنیاوی علوم و فنون سیکھنے سکھانے کا رجحان جنون کی حد تک زور پکڑتا جارہا ہے۔ ہر طرف اسی کی پزیرائی ہورہی ہے، مختلف زبانوں پر عبور حاصل کرنے کے لئے مسلسل بھاگ دوڑ جاری ہے، بعض لوگ وقتاً فوقتاً مختلف کمپیوٹر کورسز کرتے رہتے ہیں، انجینئرنگ کورسز کرتے ہیں، مختلف علوم و فنون کی ڈگریاں جمع کرتے ہیں، ان تمام کاموں کے لئے بھاری فیسیں بھرتے ہیں، کمپیوٹر اور بھاری مشینوں وغیرہ سے متعلق پیچیدہ مسائل حل کرنے میں ماسٹر ہوتے ہیں، انگریزی ایسی بولتے ہیں کہ دوسروں کو سکھادیں وغیرہ۔ لیکن افسوس! وہ قرآنِ کریم جس کو سیکھنے والے کے متعلق بخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَه یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآنِ کریم سیکھے اور سکھائے۔[2] جس قرآن کو سیکھنے کے لئے صحابۂ کرام علیھمُ الرضوان اور بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم دن رات کوششیں کرتے رہے اسی قرآنِ کریم کو سیکھنے کے لئے آج مسلمان غافل دکھائی دیتے ہیں۔

یاد رکھئے! دنیاوی علوم کا سیکھنا فرض و واجب نہیں البتہ درست قواعد و مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنا بہت ضروری ہے، جیسا کہ

1...معجم کبیر، ۱۹۸/۱۰، حدیث: ۱۰۴۵۰ ملتقطا- صراط الجنان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ:۱۵۵، ۲۴۷/۳ملخصا

2...بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، ۴۱۰/۳، حدیث:۵۰۲۷

کتنی تجوید سیکھنا فرض ہے؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تصحیحِ حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابِق حُروف کو دُرست مخارِج سے ادا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عین ہے۔[1]

لیکن افسوس! مسلمانوں کی اکثریت کا تو اب حال یہ ہے کہ انہیں درست قواعد و مخارج کے ساتھ بِسْمِ اللہ شریف اور سورۂ فاتحہ بھی پڑھنی نہیں آتی۔ ذرا سوچئے! اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گے تو کون سیکھے گا؟، ہماری نماز کیسے درست ہو گی؟، ہم قرآنِ کریم کے پیغام کو کس طرح سمجھ پائیں گے؟، قرآنِ کریم کی برکات کیسے سمیٹیں گے؟، قرآنِ کریم کی اہمیت کو کیسے سمجھیں گے؟، ہمارے دلوں کی سیاہی کیسے دور ہو گی؟، قرآنِ کریم کے احکام پر کیونکر عمل کر سکیں گے؟، ہمارے گھر والے، ہمارے بچے بچیاں کس طرح قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کریں گے؟، ہمارے دلوں کی ویرانی کس طرح دور ہو گی؟، ہمارے گھروں، دکانوں اور کارخانوں وغیرہ میں برکات کا نزول کیسے ہو گا؟ حالانکہ پہلے کے مقابلے میں قرآنِ کریم کو سیکھنا انتہائی آسان ہوتا جارہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے اُمّت کی آسانی اور ہر عمر سے تعلق رکھنے والوں کے لئے قرآنِ کریم سیکھنے کے تعلق سے کئی شعبے قائم کئے، ان میں کاروباری حضرات کی مصروفیات کو بھی مدِّ نظر رکھا گیا ہے تاکہ ہر شخص اپنی سہولت کے

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۳

حساب سے آسانی سے قرآنِ کریم سیکھ سکے، بالفرض کسی کے یہاں دور دور تک قرآنِ کریم سیکھنے کی سہولت نہیں ان کے لئے بھی گھر بیٹھے قرآنِ کریم سیکھنے کے لئے الگ سے شعبے قائم ہے۔یقیناً دعوتِ اسلامی کا یہ اُمّتِ محبوب پر بہت بڑا احسان ہے۔ آیئے! معلومات کے لئے 2 شعبوں کا تعارف سنتے ہیں:

(1) فیضان آن لائن اکیڈمی

فیضان آن لائن اکیڈمی میں قاری صاحبان بچوں اور بڑوں کو بذریعہ انٹرنیٹ قرآنِ پاک پڑھاتے، سنتیں سکھاتے اور دعائیں یاد کرواتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ دنیا کے کئی ممالک میں طلبہ جینٹس ٹیچرز سے اور طالبات لیڈیز ٹیچرز سے انٹرنیٹ کے ذریعے قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(2) مدرسۃ المدینہ بالغان

مدرسۃ المدینہ بالغان کا دورانیہ صرف 45 منٹ ہے،اس میں اسلامی بھائیوں کو دُرست مخارج کے ساتھ قرآن پڑھایا جاتا، نماز، سنّتیں اور دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔اَلْحَمْدُلِلّٰہ کئی مساجد،مارکیٹس اور گھروں میں بھی روزانہ کی بنیاد پر مدرسۃ المدینہ بالغان اپنی برکتیں لٹارہے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے بارے میں سُن رہے ہیں۔ عموماً بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ انہیں قرآنِ کریم پڑھنا تو

آتا ہے مگر افسوس! اس کی تلاوت کی سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ غلاف و جُزدان میں لپیٹ کر کسی اُونچی جگہ یا الماری میں بَرَکت کے لئے رکھ لیتے ہیں، ہفتوں، مہینوں بلکہ سالوں گزر جاتے ہیں مگر انہیں قرآنِ کریم کھولنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، یوں ہی بعض حفاظِ کرام بھی پورا سال قرآنِ کریم نہیں دہراتے، بالفرض کوئی ترغیب دلائے تو کہتے ہیں: بھائی ہمیں تو سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی آپ قرآنِ پاک پڑھنے کی بات کرتے ہیں! آفس سے لیٹ آتے ہیں، بھوک بھی لگی ہوتی ہے، لہٰذا تھکاوٹ اور بھوک کی وجہ سے قرآنِ کریم پڑھنے کی ہمت نہیں ہوتی، کاروباری مصروفیات جان نہیں چھوڑتیں، قرآنِ پاک پڑھتے وقت نیند چڑھتی ہے، بچے پڑھنے نہیں دیتے، فلاں فلاں مصروفیات بھی ہیں وغیرہ۔ الغرض اس طرح کے کھوکھلے بہانوں کے ذریعے تلاوتِ قرآن سے جی چرایا جاتا ہے۔ ہم کیسے مسلمان ہیں کہ جو روزانہ قرآنِ کریم کا ایک رُکوع یا کم از کم تین آیات ترجمۂ قرآن کنز الایمان و تفسیر صراط الجنان کے ساتھ بھی نہیں پڑھ سکتے؟ حالانکہ 72 نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل یہ بھی ہے: کیا آج آپ نے کنز الایمان مع خزائن العرفان یا نورُ العرفان سے کم اَز کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟

ذرا سوچئے! اخبار پڑھنے، فضول گپے لگانے، سارا دن موبائل اور سوشل میڈیا استعمال کرنے، دوستوں کے لئے، ہوٹلوں اور چوراہوں پر بیٹھنے کے لئے اور گھومنے پھرنے وغیرہ کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے مگر آہ! ربِّ کریم کے کلام کو دیکھنے، سننے اور اس کی تلاوت کے لئے ہمارے پاس ٹائم نہیں! ترمذی شریف کی حدیثِ پاک میں قرآنِ

کریم سیکھ کر اس کی تلاوت کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال کس انداز میں بیان ہوئی ہے آیئے! سنتے ہیں، چنانچہ

تلاوت کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال

صحابۂ کرام علیہمُ الرضوان کو قرآنِ کریم سکھانے والے، اُمّت کو قرآنِ کریم سمجھانے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: قرآنِ پاک سیکھو اور اس کی تلاوت کرو، کیونکہ قرآنِ پاک کی مثال ایسے شخص کے لئے جو اسے سیکھتا ہے، پھر اس کی تلاوت کرتا ہے اور اسے نَماز میں پڑھتا ہے، کستوری سے بھرے ہوئے اس تھیلے (Bag) کی طرح ہے جس کی خوشبو ہر طرف مہکتی ہے اور جو شخص قرآنِ کریم سیکھے مگر تلاوت نہ کرے تو اس کی مثال کستوری کے اس تھیلے کی طرح ہے جس کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔[1]

بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم فضول کاموں سے منہ موڑیں، سستی وکاہلی کو چھوڑیں اور قرآنِ کریم سے رشتہ جوڑیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کے کیا کہنے کہ قرآنِ کریم میں ان کی تعریف وتوصیف بیان ہوئی ہے، چنانچہ

تلاوتِ قرآن کرنے والوں کی تعریف

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 121 میں ارشادِ ربانی ہے:

1 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ...الخ، ۴/۴۰۱، حدیث: ۲۸۸۵

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠ (۱۲۱) (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۱)

ترجمۂ کنزالعرفان: وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں تو وہی نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ سے مروی ہے: اس آیت میں ﴿اُولٰٓىٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۱۲۱) (ترجمۂ کنزالعرفان: یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں) سے مُراد رسولِ عَرَبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَصحاب علیھمُ الرضوان ہیں، جو اللہ کریم کی آیات پر اِیمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔(1) معلوم ہوا! قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا، ایمان والوں کا حصّہ اور اِنہی کا خاصّہ ہے۔

اسی طرح اَحادیثِ مبارکہ میں بھی تلاوتِ قرآنِ کریم کے بے شمار فضائل موجود ہیں۔ آیئے! تلاوتِ قرآن کے فضائل پر مشتمل 4 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

تلاوت کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مُصْطَفٰے

(1) ارشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس (10) کے برابر ہوگی۔ میں یہ نہیں کہتا ﴿الٓمّٓ﴾ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف

1 . . . تفسیر درمنثور، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۱، ۱/۲۷۳

ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔[1]

(2)ارشاد فرمایا: بے شک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآنِ کریم پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص میں شامل ہیں۔[2]

(3)ارشاد فرمایا: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کی گئی: یا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی صفائی کس چیز سے ہوگی؟ ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن اور موت کی یاد سے۔[3]

(4)ارشاد فرمایا: گانے والی لونڈی کا مالک جتنی توجہ سے اسے سنتا ہے اللہ کریم اس سے زیادہ توجہ قرآن پڑھنے والے کی طرف فرماتا ہے۔[4]

سُبْحٰنَ اللہ! آپ نے سنا کہ تلاوتِ قرآن کرنے والوں کے فضائل قرآنِ کریم اور احادیثِ طیبہ میں بیان ہوئے ہیں، لہٰذا اب تو ہمیں اپنی عادت کو تبدیل کرنا چاہئے، قرآنِ کریم کو مضبوطی سے تھام لینا چاہئے، روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت کا معمول بنانے کا پکا ارادہ کرلینا چاہئے اور اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چل لینا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ والوں کی شان یہ ہے کہ یہ حضرات لاکھ مصروفیات کے باوجود بھی اس قدر کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتے ہیں کہ سن کر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند

1…ترمذی، کتاب فضائل القران، باب ماجاء من قرء…الخ، ۴/۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹

2…ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، ۱/۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

3…شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۳، حدیث: ۲۰۱۴

4…ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ…الخ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ۲/۱۳۱، حدیث: ۱۳۴۰

بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے واقعات سنتے ہیں، چنانچہ

امامِ اعظم روزانہ ختمِ قرآن کرتے

امامِ اعظم ابوحنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تیس(30)سال تک ایک رکعت میں مکمل (Complete) قرآنِ شریف پڑھتے رہے۔ آپ نے عشا کے وُضو سے نمازِ فجر چالیس(40)سال تک ادا فرمائی۔(1)

امام مالک کی کثرتِ تلاوت

حضرت خالد بن نزار بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے بڑھ کر کتابُ اللہ کا پڑھنے والا نہیں دیکھا۔ آپ کی بہن سے پوچھا گیا: امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی گھر میں کیا مصروفیت ہوتی ہے؟ فرمایا: اَلْمُصْحَفُ وَالتِّلَاوَۃُ یعنی قرآنِ کریم اور تلاوت۔(2)

امامِ شافعی کی کثرتِ تلاوت

حضرت ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: ہر مہینے (Every Month) امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تیس (30) اور رَمَضانُ الْمُبارَک میں 60 ختمِ قرآن فرماتے۔ جبکہ تراویح کا ختم اس کے علاوہ ہوتا تھا۔(3)

امام احمد بن حنبل کی کثرتِ تلاوت

1…الخیرات الحسان، ص۱۱۷ ملتقطا

2…تھذیب الاسماء واللغات، ۳۸۵/۲

3…مناقب الامام شافعی لابن کثیر، ص۲۱۱

امام شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہر دن اور رات میں ایک ختمِ قرآن فرماتے تھے اور اسے لوگوں سے پوشیدہ رکھتے۔ (1)

غوثِ پاک کی کثرتِ تلاوت

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پندرہ (15) سال تک روزانہ رات میں ایک قرآنِ پاک ختم فرماتے رہے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو قرآنِ کریم سے کس قدر لگاؤ تھا۔ تلاوتِ قرآن پاک ان کی زندگی کا اہم مشغلہ تھا۔ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنا ان کا اہم معمول تھا۔ تلاوتِ قرآن ان کی روحانی غذا تھی۔ جسمانی غذا چھوڑنا انہیں منظور تھا مگر تلاوت کے ذریعے ملنے والی روحانی غذا کا ناغہ منظور نہ تھا۔ الغرض قرآنِ پاک سے ان کا روحانی تعلق ایسا مضبوط تھا جو کثیر مصروفیات کے باوجود قائم رہتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ نہ صرف ہم خود تلاوتِ قرآن کی برکتیں لوٹیں بلکہ اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی مدرسۃ المدینہ میں داخل کروا کر انہیں بھی تلاوتِ قرآن کا شیدائی بنائیں۔

تلاوتِ قرآن کے فضائل کے بارے میں مزید معلومات (Information) کے لئے امیرِ اَہلسنّت کے رسالے "**تلاوت کی فضیلت**" کا مطالعہ فرمائیے۔

1... طبقات الکبریٰ للشعرانی، ۱/ ۷۸

2... بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص ۱۱۸ مفھوما

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جنازے کے آداب

اے عاشقانِ رسول! آیئے! اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ”**مردے کے صدمے**“ سے جنازے کے آداب سُنتے ہیں: پہلے 2 فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) جب کوئی جنّتی شخص فوت ہو جاتا ہے، تو اللہ پاک حیا فرماتا ہے کہ اُن لوگوں کو عذاب دے جو اِس کا جنازہ لے کر چلیں، جو اِس کے پیچھے چلیں اور جنہوں نے اِس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ (مسند الفِردوس، ۱/۲۸۲، حدیث ۱۱۰۸) (2) بندۂ مومِن کو مرنے کے بعد سب سے پہلا بدلہ یہ دیا جائے گا کہ اُس کے جنازے میں شریک تمام لوگوں کی بخشش کر دی جائے گی۔ (مُسندُ البزار، ۱۱/۸۶، حدیث: ۴۷۹۶) ☆جنازے میں رضائے اِلٰہی، فرض کی ادائیگی، مَیِّت اور اُس کے عزیزوں کی دلجوئی وغیرہ اچھی اچھی نیتوں سے شرکت کرنی چاہیے۔

﴿اعلان﴾

جنازے کے بقیہ آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴾1﴿ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴾2﴿ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴾3﴿ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک

---

1 ... القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَاَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 24جون 2021ء
(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5منٹ، (3): جائزہ: 5منٹ، کُل دورانیہ 15منٹ

1 ...الترغیب والترھیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

2 ...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

جنازے کے بقیہ آداب

☆جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے اپنے اَنجام کے بارے میں سوچتے رہیے کہ جس طرح آج اِسے لے چلے ہیں، اِسی طرح ایک دن مجھے بھی لے جایا جائے گا، جس طرح اِسے مِٹّی تلے دَفن کیا جانے والا ہے، اِسی طرح میری بھی تدفین عمل میں لائی جائی گی۔ اِس طرح غَور و فِکر کرنا عبادت اور ثواب کا کام ہے۔☆جنازے کو کندھا دینا ثواب کا کام ہے، حدیثِ پاک میں ہے:''جو جنازہ لے کر چالیس(40) قدم چلے اُس کے چالیس(40) کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔'' ایک اور حدیث شریف میں ہے:''جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اُس کی مستقل مغفرت فرما دے گا۔'' (جوہرہ، ص ۱۳۹، دُرِّ مُختار، ۳/۱۵۸، ۱۵۹، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۳)☆سُنّت یہ ہے کہ ایک کے بعد دوسرا شخص چاروں پایوں کو کندھا دے اور ہر بار دس(10)، دس(10) قدم چلے۔ پوری سُنّت یہ ہے کہ پہلے سیدھے سِرہانے کو کندھا دے، پھر سیدھی پائنتی (یعنی سیدھے پاؤں کی طرف پھر اُلٹے سِرہانے پھر اُلٹی پائنتی اور دس(10)، دس(10) قدم چلے تو کُل چالیس (40) قدم ہوئے۔ (عالمگیری، ۱/۱۶۲، بہارِ شریعت، ۱/۸۲۲)☆جنازے کو کندھا دیتے وَقت جان بوجھ کر تکلیف دینے والے انداز میں لوگوں کو دھکے دینا جیسا کہ بعض لوگ کسی شخصیّت کے جنازے میں کرتے ہیں یہ ناجائز و حرام اور دوزخ میں لے جانے والا کام ہے☆شوہر اپنی بیوی کے جنازے کو کندھا بھی دے سکتا ہے، قَبْر میں بھی اُتار سکتا ہے اور مُنہ بھی دیکھ سکتا ہے۔ صِرف غُسل دینے اور بِلا رُکاوٹ بدن کو چُھونے کی مُمانَعت ہے۔

(بہارِ شریعت،۱/۸۱۳،۸۱۲ بتغیر)☆جنازے کے ساتھ بُلند آواز سے کلمۂ طیبہ یا کلمۂ شہادت یا حمد و نعت وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔(فتاویٰ رضویہ،۹/۱۳۹تا۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆آبِ زم زم پیتے وقت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق ”آبِ زم زم پیتے وقت کی دعا“ یاد کروائی جائے گی۔وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَافِعًا وَّ رِزۡقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَاءً مِّنۡ کُلِّ دَاءٍ

ترجمہ:اے اللہ پاک!میں تجھ سے عِلمِ نافع کا اور رزق کی کشادگی کا اور ہر بیماری سے شفایابی کا سُوال کرتا ہوں۔

(مستدرک،کتاب المناسک،باب ماءِ زمزم لما شرب لہ،2/132،حدیث:1782)

(مَدنی پنج سورہ،ص214)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:(آخرت کے معاملے میں)گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی،ص۳۶۵،حدیث:۵۸۹۷)

آیئے!نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کرلیجئے۔

(1)رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ

عَنْہا پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟(8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟(14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18) مَدرَسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21) صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ

کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32)ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33)تہجُّد کی نماز پڑھی؟یارات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُاللَّیل ادا کی؟(34)اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیاآج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37)دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ)اِستعمال تو نہیں کی؟(38)جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39)کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟(40)کسی ایک یا چند سے دُنیَوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41)قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود)قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کیے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42)عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا:”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43)صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شَرعی)اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار)سے مَعاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟یا مَعاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں(یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ)سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو)سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے)سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار10نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت)شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ3نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے2نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور

مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کر لی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد